میت کو دفنانے کے بجائے زمین پر کمرہ بنا کر اس میں رکھنا کیسا؟

مجیب: محمد عرفان مدنی

مصدق: مفتی ابوالحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: Lar-1127

تاریخ اجراء: 06 شعبان المعظم 1443ھ/10 مارچ 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص فوت ہوا، تو اسے زمین کے اوپر ہی پکی جگہ پر رکھ کر اس کے ارد گرد اینٹوں سے چاروں طرف چھوٹا سا کمرہ نما بنا دیا گیا۔ قبر کھود کر اس کے اندر دفن نہیں کیا گیا، شرعی رہنمائی فرمائیں کہ کیا ایسا کرنا شرعا درست ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

صورت مسئولہ میں میت کو زمین میں دفن کرنے کے بجائے زمین کے اوپر ہی رکھ کر اس کے گرد کمرہ نما بنایا گیا، تو ایسا کرنا شرعا درست نہیں تھا، لازم ہے کہ میت کو وہاں سے نکال کر شرعی طریقہ کے مطابق زمین کھود کر دفن کریں۔ کیونکہ مسلمان میت کو حتی الامکان دفن کرنا فرض کفایہ ہے (یعنی کسی نے بھی تدفین کر دی، تو سب بری الذمہ ہو جائیں گے، ورنہ جن جن کو اطلاع اور قدرت تھی، وہ سب کے سب گنہگار ہوں گے) اور دفن کرنے کا مطلب ہے کہ: زمین میں قبر کھود کر اس میں میت کو رکھ کر اسے چھپایا جائے۔ اس طرح دفن کرنے کے بجائے زمین کے اوپر رکھ کر اس کے چاروں طرف دیواریں کر دینا یہ دفن کرنا نہیں ہے، لہذا اس طرح کرنے سے فرض کفایہ پر عمل نہیں ہوا۔

حلبۃ المجلی میں ہے: ”الدفن فرض کفایۃ اذا امکن بالاجماع حتی لو مات فی سفینۃ ولم یمکنھم الخروج الی ارض یباح دفنہ فیھا غسل و کفن وصلی علیہ والقی فی البحر“ ترجمہ: دفن فرض کفایہ ہے ، جبکہ ممکن ہو، بالاجماع یہاں تک کہ اگر کوئی کشتی میں فوت ہوا اور کشتی والوں کے لیے کسی ایسی زمین کی طرف

نکلنا ممکن نہ ہو کہ جس میں اس کو دفن کرنا مباح ہو، تو اسے غسل دے کر کفن پہنایا جائے اور اس پر نماز پڑھی جائے اور سمندر میں ڈال دیا جائے گا۔ (حلبۃ المجلی، فصل فی صلاۃ الجنازۃ، جلد02، صفحہ620، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

ردالمحتار میں ہے: "(قوله وحفر قبره إلخ) شروع في مسائل الدفن. وهو فرض كفاية إن أمكن إجماعا واحترز بالإمكان عما إذا لم يمكن كما لو مات في سفينة كما يأتي. ومفاده أنه لا يجزئ دفنه على وجه الأرض ببناء عليه كما ذكره الشافعية، ولم أره لأئمتنا صريحا" ترجمہ (مصنف کا قول: میت کے لیے قبر کھودی جائے الخ) یہاں سے دفن کے مسائل شروع ہو رہے ہیں اور میت کی تدفین اگر ممکن ہو، تو بالاجماع فرض کفایہ ہے، بالامکان کہہ کر اس صورت سے احتراز کیا ہے کہ جب ممکن نہ ہو، جیسا کہ اگر کوئی کشتی میں فوت ہو جائے، جس کی وضاحت آگے آئے گی۔ اور اس کا مفاد یہ ہے کہ میت کو یوں دفن کرنا کہ اس کو زمین پر رکھ کر اوپر عمارت بنا دی جائے جیسا کہ شافعیہ نے ذکر کیا، یہ کفایت نہیں کرے گا۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، مطلب فی دفن المیت، جلد02، صفحہ233، دار الفکر، بیروت)

فتاوی ولوالجیہ میں ہے: "فلا یضر وترادخلہ او شفع **لان الفرض ھو الوضع فی القبر** فکان العبرۃ لما یقع فیہ الکفایۃ" ترجمہ: پس قبر میں اتارنے والے طاق ہوں یا جفت اس میں کوئی مسئلہ نہیں، **کیونکہ فرض جو ہے، وہ ہے قبر میں مردے کو رکھنا**، تو جتنی تعداد سے یہ فرض ادا ہو جائے، اتنی کا اعتبار ہو گا۔ (الفتاوی الولوالجیۃ، کتاب الطہارۃ، جلد01، صفحہ167، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

تاج العروس میں ہے: "(دفنه يدفنه) دفنا: (ستره وواره) في التراب" ترجمہ: اس نے اسے دفن کیا، اس کا مطلب ہے: اس نے اسے مٹی میں چھپایا اور ڈھانپا۔ (تاج العروس، جلد35، صفحہ16، دار الہدایۃ)

ردالمحتار میں ہے: "فرض الكفاية فإنه يجب على جملة المكلفين كفاية، بمعنى أنه لو قام به بعضهم كفى عن الباقين وإلا أثموا كلهم" ترجمہ: فرض کفایہ، جملہ مکلفین پر کفایتا واجب ہوتا ہے بایں معنی کہ اگر بعض مکلفین اسے ادا کر لیں، تو باقیوں کی طرف سے کفایت کر جاتا ہے، ورنہ سارے گنہگار ہوتے ہیں۔ (ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الصلوۃ، جلد01، صفحہ352، دار الفکر، بیروت)

بہار شریعت میں ہے: "میّت کو دفن کرنا فرض کفایہ ہے اور یہ جائز نہیں کہ میّت کو زمین پر رکھ دیں اور چاروں طرف سے دیواریں قائم کر کے بند کر دیں۔" (بہار شریعت، جلد01، حصہ4، صفحہ842، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftAhlesunnat
Dar-ul-Ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net